مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
اِنّ اَصحٰبَ الکہفِ وَالرَّقِیمِ کَانُوا مِن اٰیٰتِنَا عَجَبًا
ولی العصر ٹرسٹ

مہیّج الاحزان

تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سیّد ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش :۔ سیّد محمد شبّر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

رتہ متہ ضلع جھنگ

نام کتاب ——— مہیج الاحزان

نام مؤلف ——— آقائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ——— مولانا سید ظل حسین زیدی سرسوی

سال طباعت ——— ١٩٩١ء مطابق ١٤١١ھ

تعداد ——— ١٠٠٠

کتابت ——— حضرت کیلیانوالہ

مطبع ———

ہدیہ ———

ناشر ———

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو — مین بازار اسلام پورہ لاہور

حسینؑ نے صبر کی تلقین کی اور وداع ہوئے ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے روایت کیا ہے
کہ جیسے امام حسین علیہ السلام نے ارادہ کیا کہ مکہ سے باہر نکلیں آپ نے اپنے اصحاب
اور ساتھیوں کے سامنے ایک خطبہ دیا فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَمَا شَاءَ اللّٰہُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وصلّی اللّٰہ علیٰ رسولہٖ وسلّم ۔
یقیناً خدائے تعالےٰ نے اولاد آدم کی گردن میں موت کا قلادہ ڈالا ہے۔ یعنی کہ ہر انسان
کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور سب کو بسوئے آخرت جانا ہے ۔ وَمَا اَوْلَھَنِی
اِلیٰ اسلافی اشتیاق یعقوبَ اِلیٰ یوسف ۔ یعنی کہ میں اپنے اسلاف کی ملاقات کا
اسی طرح مشتاق ہوں جیسے یعقوبؑ اپنے فرزند یوسفؑ کی ملاقات کے مشتاق
تھے ۔ اور میں نے اپنی شہادت کا مقام منتخب کر لیا ہے کہ میں وہاں تک پہنچ جاؤں
کَاَنِّی بِاَوصَالِی تُقَطِّعُھَا عسلان الفلوات بین النواویس و کربلا ۔
گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے اعضاء و جوارح وحشی درندوں (یعنی یزیدیوں) کے ہاتھوں
قطع ہوں گے ۔ پس کربلا جائے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے ۔ اور اس کام کے لیے
یہ امر الٰہی ایک دن مقرر ہو چکا ہے ۔ میں اور میرے اہلبیتؑ نے خود کو اللہ کی سپرد کر دیا
ہے ۔ ہم عنقریب شہادت کے بعد جنت اعلیٰ میں اپنے نانا رسول خدا کے ساتھ ہوں
گے ۔ پس جو شخص خدا کی راہ میں اپنی جان قربان کرنا چاہتا ہے ۔ وہ میرے ساتھ چلے
ہم صبح انشاء اللہ تعالےٰ مکہ سے کوچ کریں گے ۔
روانگی کے وقت عبداللہ ابن عباسؓ نے بھی آپ کو عراق کا سفر اختیار کرنے
سے روکا ۔ اور بہت زیادہ اصرار کیا ۔ کہ عراق تشریف نہ لے جائیں ۔ امام حسینؑ نے فرمایا
اے ابن عباسؓ میرے جد بزرگوار رسولؐ خدا نے مجھے اس سفر کا حکم دیا ہے ۔ اور اس
میں ایک راز ہے جو میری شہادت کے بعد لوگوں پر ظاہر ہو گا ۔ ابن عباس نے پھر عرض

حسینؑ نے صبر کی تلقین کی اور وداع ہوئے ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے روایت کیا ہے
کہ جیسے امام حسین علیہ السلام نے ارادہ کیا کہ مکہ سے باہر نکلیں آپ نے اپنے اصحاب
اور ساتھیوں کے سامنے ایک خطبہ دیا فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَسَلَّمَ۔
یقیناً خدائے تعالیٰ نے اولاد آدم کی گردن میں موت کا قلادہ ڈالا ہے۔ یعنی کہ ہر انسان
کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور سب کو سوئے آخرت جانا ہے۔ وَمَا اَوْلَهَنِيْ
اِلٰى اَسْلَافِيْ اشْتِيَاقَ يَعْقُوْبَ اِلٰى يُوْسُفَ۔ یعنی کہ میں اپنے اسلاف کی ملاقات کا
اسی طرح مشتاق ہوں جیسے یعقوب اپنے فرزند یوسفؑ کی ملاقات کے مشتاق
تھے۔ اور میں نے اپنی شہادت کا مقام منتخب کر لیا ہے کہ میں وہاں تک پہنچ جاؤں
كَاَنِّيْ بِاَوْصَالِيْ تُقَطِّعُهَا عُسْلَانُ الْفَلَوَاتِ بَيْنَ النَّوَاوِيْسِ وَكَرْبَلَا۔
گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے اعضاء و جوارح وحشی درندوں (یعنی یزیدیوں) کے ہاتھوں
قطع ہوں گے۔ پس کربلا جائے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ اور اس کام کے لیے
یہ امر الٰہی ایک دن مقرر ہو چکا ہے۔ میں اور میرے اہلبیتؑ نے خود کو اللہ کی سپرد کر دیا
ہے۔ ہم عنقریب شہادت کے بعد جنت اعلیٰ میں اپنے نانا رسول خدا کے ساتھ ہوں
گے۔ پس جو شخص خدا کی راہ میں اپنی جان قربان کرنا چاہتا ہے۔ وہ میرے ساتھ چلے
ہم صبح انشاء اللہ تعالیٰ مکہ سے کوچ کریں گے۔
روانگی کے وقت عبداللہ ابن عباسؓ نے بھی آپ کو عراق کا سفر اختیار کرنے
سے روکا۔ اور بہت زیادہ اصرار کیا۔ کہ عراق تشریف نہ لے جائیں۔ امام حسینؑ نے فرمایا
اے ابن عباسؓ میرے جد بزرگوار رسولؐ خدا نے مجھے اس سفر کا حکم دیا ہے۔ اور اس
میں ایک راز ہے جو میری شہادت کے بعد لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ ابن عباس نے پھر عرض

کیا مولیٰ استخارہ کر لیجئے۔ پس جیسا حکم نکلے عمل کریں۔ پس امام حسین علیہ السلام نے قرآن مجید سے تفاول کیا تو اس وقت یہ آیت نکلی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط (سورہ آل عمران ایت ۱۸۵) (سورہ آل عمران آیت ۱۸۵) یعنی کہ ہر ایک جان ایک نہ ایک دن موت کا ذائقہ چکھے گی! تم لوگ قیامت کے دن اپنے کیئے کا بدلہ پاؤ گے)

اس وقت امام حسین علیہ السلام کلمہ استرجاع زبان پر جاری فرمایا کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ صدق اللہ وصدق الرسولؐ. آپ نے فرمایا کہ اے ابن عباسؓ بس زیادہ اصرار مت کرو۔ حکم خدا کے سامنے سر نیاز جھکا ہوا ہے ابن عباسؓ خموش ہو گئے۔ اور امام حسینؑ وداع کیا۔ فریاد واحسیناہؑ کی بلند ہونے لگی۔ اور امام حسینؑ نے حکم دیا کہ کجاوہ اونٹوں پر رکھے جائیں اور اہل حرم سوار ہوں غرض کہ امام حسینؑ مکہ سے روانہ ہوئے اور یطرف کوفہ راہ اختیار کی لَقَدْ دَمَعَتْ عُيُوْنُ بَيْتِ حُزْنًا۔ لِفَقْدِ مِنَّى قُلُوْبُ الْعَارِفِيْنَا۔ اور مجاوران رکن و مقام فراق امام حسینؑ میں سیاہ پوش ہوئے تھے اور مثل عورات کے عزاداری امام مظلوم کو ظاہر کر رہے تھے۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ طَافَتْ طَائِفُوْهُ طَوَافَ ثُكْلَى وَقَدْ لَبِثُوْا سَوَادَ مُلْهِفِيْنَا۔ ساکنان بیت اللہ اور عمرہ غم واندوہ اور رنج کے ساتھ بجا لا رہے تھے۔ اور دل حجر اسود اس غصہ میں بے تاب تھا کہ فرزند رسولؐ خدا حج نہ کر سکے۔

فَقَدْنَا الْيَوْمَ رِيحَانًا وَدَوْحًا، وَمَرْجَانًا وَزَيْتُوْنًا وَتَلْبِيْنًا۔

یعنی کہ روح وریحان یعنی خوشبوئیں کم ہو گئیں تھیں۔

فَقَدْنَا هٰهُنَا قَصْرًا مَشِيْدًا، وَبَيْتَ الْعِزِّ وَالْبَلَدَ اَمِيْنًا، فَقَدْنَا هٰهُنَا كَهْفَ الْاَيَامٰى۔ وَسُوْرَ الْمُحِقِّيْنَ وَطُوْرَ سِيْنِيْنَا۔

شیخ مفیدؒ روایت کرتے ہیں کہ فرزدق نامی شاعر نے کہا کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ ۶۰ھ میں حج کے لیے جا رہا تھا کہ داخل حرم ہوا تو دیکھا کہ امام حسین علیہ السلام اپنے اہلبیت و انصار کے ساتھ مکہ سے باہر جا رہے ہیں۔ میں آپ کے نزدیک گیا اور سلام کے بعد میں نے عرض کیا۔ بابی انت و امی یا ابن رسول اللہ ما اعجلک عن الحج۔ میرے باپ و ماں آپ پر قربان ہوں کیا وجہ ہے کہ آپ نے مکہ سے نکلنا پسند کیا اور حج بجالانے کے لیے قیام نہیں فرمایا۔ اس تعجیل کی کیا وجہ ہے۔ کہ آپ بغیر حج جا رہے ہیں۔ امام حسینؑ نے فرمایا لو لم اعجل لاخذت۔ اگر میں مکہ سے نکلنے میں تعجیل نہ کرتا تو بنو امیہ کے آدمی مجھے گرفتار کر لیتے پھر امام عالیمقام نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو اپنا تعارف کراؤ۔ اس نے کہا کہ میں ایک عرب ہوں اس سے زیادہ میرا نام و نشان دریافت نہ کیجئے۔ امام حسینؑ نے فرمایا کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اہل عراق کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے میں نے عرض کیا کہ آپ نے ایک مرد عاقل و دانا سے یہ سوال کیا ہے تو عرض کرتا ہوں کہ لوگوں کے دل تو آپ کے ساتھ ہیں مگر ان کی تلواریں بنی امیہ کی حمایت کے لیے ہیں اور جو کچھ قضاء الٰہی ہے وہ ہو کے رہے گی۔ امام عالیمقام نے فرمایا کہ تم درست کہتے ہو وہ کہتا ہے کہ پھر میں نے امام علیہ السلام سے کچھ مسائل دریافت کئے امامؑ نے جوابات دیئے۔ اس کے بعد وہ روانہ ہو گئے۔

ادھر مدینہ میں جب عبداللہ بن جعفر کو امام حسین علیہ السلام کے مکہ سے عراق جانے کی خبر ملی۔ تو آپ نے ایک خط کے ساتھ اپنے دونوں فرزندوں عون اور محمد کو مدینہ سے مکہ روانہ کیا کہ خط امام حسینؑ کو پہنچائیں آپ نے اپنے خط میں یہ تحریر کیا تھا کہ آپ کوفہ نہ جائیں اور مکہ چھوڑنے میں تعجیل نہ فرمائیں کیونکہ میں حاضر خدمت

ہونے والا ہوں۔ اور جناب عبداللہ بن جعفر طیار عمرو بن سعید بن ابی العاص کے پاس گئے کیونکہ وہ اس وقت حاکم مدینہ تھا اور مکہ بھی اس کے کہا کردہ زیر حکومت تھا اور کہا کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو ایک امان نامہ تحریر کر دے جو احسان و نیکی پر مبنی ہو۔ اس نے نامہ لکھ کر عبداللہ کو دیا مگر اس بدبخت نے ان کے رخصت ہونے کے بعد کچھ اپنے آدمی اپنے بھائی یحیٰی بن سعید کے ساتھ مکہ کہ وہ امام حسینؑ کو مکہ سے باہر جانے سے روکیں (اس کا مطلب یہ تھا کہ یزیدی آدمی جو حج کے لیے مکہ وارد ہو چکے تھے وہ امام حسینؑ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو سکیں) حضرت امام حسینؑ ابھی مکہ سے نکل ہی رہے تھے کہ عبداللہ بن جعفر طیار اور یحیٰی بن سعید بن ابی العاص مکہ پہنچ گئے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے عرض کیا کہ آپ کوفہ تشریف نہ لے جائیں۔ ارادہ سفر عراق ترک کر دیں۔ بعدہ آپ نے وہ امان نامہ بھی امام حسینؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ مگر امام عالیمقام نے فرمایا کہ میرے جد بزرگوار رسولؐ خدا نے مجھے خواب میں اس سفر کا حکم دیا ہے۔ بس میں اس سفر کو ترک نہیں کروں گا۔ جناب ابن جعفر نے عرض کیا وہ کیا خواب ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ خواب کسی سے بیان نہیں کیا ہے اور نہ اس خواب کو بیان کروں گا۔ جب کہ عبداللہ مایوس ہو گئے۔ تو آپ نے اپنے دونوں بیٹوں کو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ رہنے اور نصرت کرنے کا حکم دیا۔ لیکن اس وقت یحیٰی بن سعید کے آدمی امام حسین علیہ السلام کی راہ میں رکاوٹ بنے مگر انصار و برادران امام حسینؑ نے ان کو منتشر کر دیا اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ امام حسین علیہ السلام کو مکہ سے باہر نہ جانے دے۔ امام حسینؑ کا یہ مختصر قافلہ بطرف عراق روانہ ہو گیا۔ اور یحیٰی بن سعید مکہ چلا گیا۔ اور ادھر امام حسینؑ مکہ سے نکل کر منزل تنعیم پر پہنچے اور قیام فرمایا۔ وہاں سے کوچ کر کے ذات عرق پر